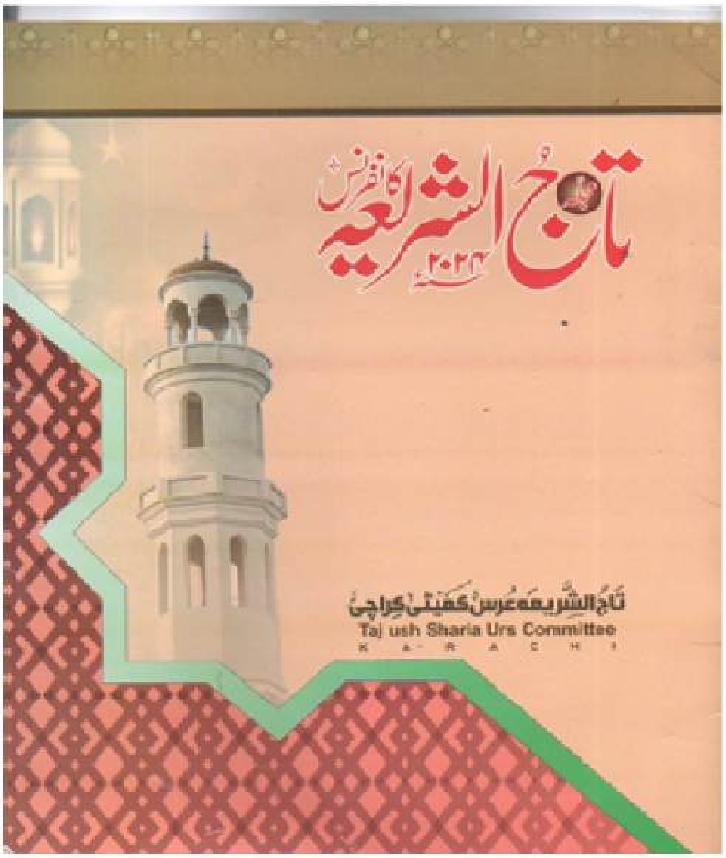
# عرس تاج الشریعہ اور ہمارا طرز عمل

حضرت مفتی عطاء المصطفٰی اعظمی




نبیرۂ صدر الشریعہ خلیفۂ تاج الشریعہ شہزادۂ
محدث کبیر حضرت مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ
علیہ کا یہ خطاب مجلہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۴
کراچی سے لیا گیا ہے جہاں اسے تحریری شکل میں پیش
کیا گیا ہے

# خطبۂ صدارت تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۴ء

شہزادہ محدث کبیر مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی

الحمد لله، الحمد لله رب العالمین. و الصلوٰة و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علیٰ اله و اصحابه اجمعین. اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمٰن الرحیم... صدق الله العلی و العظیم و صدق رسوله نبی الامین الکریم و نحن علیٰ ذالک لمن الشاهدین و الشاکرین والحمدلله رب العالمین:

آج کے اس جلسہ کے دوعنوان ہیں۔ایک تو عالم اسلام کی عظیم المرتبت شخصیت جنھیں عالم اسلام کا کثیر طبقہ خوب اچھی طرح جانتا پہچانتا ہے اور ''تاج الشریعہ'' کے نام سے یاد کرتا ہے، ان کے سالانہ عرس مبارک کی یہ تقریب ہے۔

دوسرا عنوان یہ کہ آپ کو سامنے مدرسہ کی ایک بڑی چمکدار عمارت نظر آرہی ہے اس کا آج افتتاح بھی ہے۔یہاں کبھی کھنڈر تھا۔اس وقت سے ہمارے علامہ مولانا قاری حافظ محمد شاکر صاحب کی یہ کاوش ہے اور ماشاء اللہ ان کی بڑی خدمات ہیں۔اس علاقہ میں انھوں نے دین کا بہت کام کیا۔تعلیمِ قرآن کا سلسلہ عرصہ دراز سے ان کی طرف سے جاری ہے۔بہت سے علماء کرام تیار کیے اور بہت سے قاری اور حفاظ بنائے۔ان کے بہت سے شاگرد اس کے قرب و جوار اور دور دراز میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ان کی کاوش کا یہ نتیجہ ہے کہ اگرچہ یہ مختصر جگہ ہے مگر اس پر انھوں نے ایک بڑی حسین وجمیل عمارت بنائی۔

میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہ اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ کو مزید بلند فرمائے اور ان کے حوصلہ اور خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کشادہ جگہ عطا فرمائے۔تاج الشریعہ کے نام سے جو ادارہ یہ قائم کررہے ہیں وہ ایک عالی شان ادارہ ہو اور وہاں سے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دے اور ان کی اللہ تعالیٰ ہر اعتبار سے خوب مدد فرمائے اور ان کی دین کے کاموں میں اللہ تعالیٰ خوب مدد فرما کر ان کے کام کو وسیع سے وسیع تر فرمادے۔تو یہ دو عنوان آج اس جلسہ کے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علم وفضل کے ایک بڑے امام ہیں۔وہ اپنے آباء واجداد کے علوم کے سچے اور حقیقی جانشین تھے۔متعدد زبانوں پر انھیں عبور تھا اور ان کی تصنیفات، عربی تراجم اور عربی سے اُردو تراجم ان کی جلالت علم پر بین ثبوت ہیں۔حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن سے بھی نوازہ تھا اور باطنی حسن سے بھی۔آپ کا ظاہر بھی بڑا روشن وتابناک نظر آتا تھا اور باطن بھی ویسا ہی تھا۔

تاج الشریعہ تقویٰ کے اعلیٰ منصب پر فائض تھے۔اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ:) اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم اور سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو تقویٰ کا پیکر ہے۔لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ شریعت کے بہت سارے جو زوائد اور مستحب باتیں ہیں ان کو اختیار کرنے کا نام تقویٰ ہے۔تقویٰ کے مراتب ہیں۔تقویٰ نام اس کا بھی ہے کہ آپ احکام شرع پر چلیں، اور تقویٰ اس کا بھی نام ہے کہ شریعت نے جس کام سے آپ کو منع کیا اس کام سے اپنے آپ کو روکیں۔تقویٰ کا ایک مرتبہ یہ بھی ہے کہ خلاف ادب بات سے بھی اپنے آپ کو بچائیں اور مستحبات پر عمل کریں۔

لیکن ہمارا حال تو انتہا درجہ کے برا ہوگیا ہے۔ہم عرس تاج الشریعہ منانے کو تو ترجیح دیتے ہیں، اور بڑی خوشی خوشی اور بڑی شان وشوکت کے ساتھ عرس تاج الشریعہ مناتے ہیں۔لیکن آپ نے کبھی یہ سوچا کہ ہم تاج الشریعہ کی عقیدت و محبت کا اظہار صرف اسی طرز سے کرسکتے ہیں؟ کیا آپ نے ان کا عرس منالیا تو ان کی روح خوش ہوگئی؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔

میں بہت کم محافل میں جاتا ہوں اس کی وجہ یہی ہے کہ اکثر جگہ خلافِ شرع بات ہوتی ہے۔اس وجہ سے میں ہر جگہ نہیں جاتا، اپنے آپ کو روکتا ہوں اور جہاں جاتا ہوں تو جہاں تک میرا بس چلتا ہے وہاں اپنی تلوار چلادیتا ہوں۔بہت سے لوگوں کو بلکہ بہت سے علماء کو برا بھی لگتا ہے۔مجھے پرواہ نہیں ہے، مجھے اللہ واس کے رسول کی رضا کافی ہے۔اور میں کچھ نہیں چاہتا۔اگر ہمارے علماء شریعت پر ڈٹے رہتے، شریعت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالتے ، نہ یہ کہ شریعت کو اپنے مطابق ڈھالتے تو یہ ساری قوم بھی اسی ڈگر پر چلتی۔

ایک مثال میں آپ کے سمجھنے کے لیے دیتا ہوں۔اسی دنیا میں ویڈیو بنانا اور تصاویر کھینچوانا یہ آج سے بیس سال پہلے آپ کے نزدیک کتنی خطرناک بات تھی۔آپ بہت زیادہ اس سے خوف زدہ تھے۔میں آپ کی یعنی عوام کی بات کررہا ہوں۔ہر آدمی کے دل میں خوف تھا کہ ویڈیو اور تصویر سازی حرام ہے۔مسجد میں کوئی تصویر بنائے تو چار آدمی اس کو منع کرنے کے لیے تیار کھڑے رہتے تھے۔دل میں خوف تھا۔اگر یہ علماء اس پر قائم رہتے تو عوام کے دل میں یہ خوف آج تک بیٹھا ہوتا۔لیکن جب سے چینل چلے، جب سے علماء نے ویڈیو بنانا شروع کی، جب سے علماء نے تصویریں بنانا شروع کیں، اب دیکھ لیجئے کہ یہ وبا کہاں تک ہے۔

آپ ذرا محافل کے پوسٹروں کو ملاحظہ کریں، شرم سے سر جھک جاتا ہے۔یہ اب یہیں تک محدود نہیں ہے۔اب کوئی حج یا عمرہ کرنے جارہا ہے، یہ شیطان (کیمرہ) ساتھ رہتا ہے۔کیا وہاں عبادت کے لیے گیا یا جو عبادتیں کی تھیں انھیں تباہ کرنے کے لیے گیا۔وہاں تو گناہ معاف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔تو اگر یہ حرکت کریں گے تو معاف ہوں گے؟ کیا اللہ اس (تصویر، ویڈیو) سے راضی ہوگا؟ کیا اللہ خوش ہوگا کہ تم بیت اللہ کے ساتھ اپنی تصویریں، سیلفیاں بناؤ؟ کیا ان سب سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوں گے؟

اب تاج الشریعہ کی طرف آئیں۔ تاج الشریعہ دنیا کے جس گوشے میں بھی جاتے وہ اپنے آپ کو شریعت کے مطابق اسٹیج پر کھڑا کرتے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہوتا جس سے آپ ملنا پسند نہ کرتے، اور حدیث شریف میں ہے کہ مومن کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ ہی کے لیے کرتا ہے اس سے اور کوئی مفاد نہیں ہے، صرف اس سے محبت اس لیے کرتا ہے کہ یہ اللہ کا نیک بندہ ہے، اور اگر کسی سے بغض رکھتا ہے تو اس لیے رکھتا ہے کہ یہ اللہ کا نافرمان ہے، معتوب ہے۔ تو حضور تاج الشریعہ ایسے اسٹیج پر بھی نہیں جاتے تھے جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب ہو۔ پہلے فرماتے اس کو یہاں سے ہٹاؤ تو میں آؤں گا ورنہ نہیں۔ تاج الشریعہ کا یہ عمل تھا۔

ابھی کل ہی میں ایک جگہ عرسِ تاج الشریعہ میں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو (تصویر ویڈیو سازی کا) حال دیکھ کر میرا بلڈ پریشر بہت بڑھ گیا۔ ان کے اس فعل سے تاج الشریعہ کی روح بڑی خوش ہو رہی ہوگی؟ تاج الشریعہ کا عرس منا رہے ہیں اور تاج الشریعہ کے عمل کے اور تاج الشریعہ نے شریعت کا جو حکم بیان فرمایا ہے اور وہ ان کے گھر کا حکم نہیں ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے اسی کے خلاف آپ ان کے عرس میں کام کر رہے ہوں گے تو ان کی روح خوش ہو رہی ہوگی؟ اندازہ لگائیں۔ لیکن حضور تاج الشریعہ کا مجھ پر اتنا کرم ہے اتنا کرم ہے کہ جیسے ہی میں نے وہاں قدم رکھا تو انھوں نے خود بخود (تصویر ویڈیو سازی کو) بند کر دیا۔ میں نے جب کہا کہ (کیمرہ) بند کرواؤ تو بتایا گیا کہ پہلے ہی بند ہو چکا۔ یہ حضور تاج الشریعہ کا ہی کرم ہے۔

تاج الشریعہ کے خاندان کا ہمارے خاندان پر بڑا کرم ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی میرے جد امجد صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی پر حد درجہ اعتماد فرماتے تھے۔ آپ نے اپنے مدرسہ (منظرِ اسلام) میں صدر مدرس حضور صدر الشریعہ کو مقرر فرمایا۔ ایک بڑے مولانا صاحب تھے وہ آ کر کہنے لگے کہ میرا بھی امتحان لے لیجئے اور مولانا امجد علی کا بھی امتحان لے لیجئے جو صدر مدرس بننے کے قابل ہو اسے صدر مدرس بنا دیجئے۔ حضور اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ مجھے امتحان لینے کی ضرورت نہیں، میں نے مولانا امجد علی کو منتخب کر لیا ہے اس لیے وہی صدر مدرس رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت کے دونوں شہزادگان علم وفضل والے تھے۔ حضور حجۃ الاسلام کے بارے میں حضور اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ ان کو احمد رضا ہی سمجھا جائے۔ حضور حجۃ الاسلام ایسے علم وفضل کے مالک تھے۔ حضور مفتی اعظم ہند بھی علم وفضل وتقویٰ میں اعلیٰ درجہ پر فائض تھے۔ ان حضرات کی موجودگی کے باوجود حضور اعلیٰ حضرت نے خلافت مجاز اور وکالت بالخلافت حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کو عطا فرمائی۔ ان پر وہ اس قدر اعتماد فرماتے تھے۔

اسی طرح حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم بھی حضور صدر الشریعہ سے ایسے ہی محبت رکھتے تھے، ایسا اعتماد رکھتے تھے۔ دونوں ان کو اپنا بھائی ہی سمجھتے تھے۔ بریلی کے لوگ ایک چیز دیکھنے کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے کہ یہ دونوں صاحبزادگان ایک ساتھ بیٹھیں اور جانتے تھے کہ ایسا تب ہی ہوگا جب صدر الشریعہ بریلی تشریف لائیں گے۔ جب بھی صدر الشریعہ بریلی تشریف لاتے تو دونوں صاحبزادگان ان کو اسٹیشن لینے کے لیے تشریف لے جاتے۔ پھر ان کو بگھی کی نشست میں درمیان میں بٹھاتے اور دونوں صاحبزادگان کناروں پر بیٹھتے۔ اندازہ لگائیے کہ کتنی محبت کرتے تھے۔ اس منظر کو دیکھنے کے لیے وہاں کے لوگ منتظر رہتے تھے۔ جب حضور مفتی اعظم حج کے لیے روانہ ہونے لگے تو صدر الشریعہ سے فرمایا کہ میں حج پر جا رہا ہوں جب تک میں واپس نہیں آتا آپ دار الافتاء سنبھالیں گے۔

اسی طرح حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ میرے والد ماجد حضور محدث کبیر پر حد درجہ اعتماد فرماتے۔ کوئی بھی مسئلہ ہوتا تو حضور تاج الشریعہ فرماتے کہ" علامہ (محدث کبیر) اس میں کیا فرماتے ہیں؟" اتنی محبت رکھتے اور اس قدر اعتماد فرماتے تھے۔ مجھ پر بھی حضور تاج الشریعہ کا بہت کرم ہے۔ ایک جگہ حضور تاج الشریعہ بھی تھے اور میرے والد ماجد (محدث کبیر) بھی موجود تھے۔ میں ملنے کے لیے گیا۔ حضور تاج الشریعہ فرمانے لگے کہ" علامہ صاحب! کراچی میں بہت سارے علماء کو کراچی کی ہوا لگ گئی لیکن ابھی مولوی عطاء المصطفیٰ اس سے بچے ہوئے ہیں۔" تو یہ میری خوش نصیبی ہے کہ حضور تاج الشریعہ نے مجھے اس لائق تو سمجھا۔ کسی نے سوال کیا کہ حضور آپ اتنی دور رہتے ہیں اب ہمیں کوئی مسئلہ پوچھنا ہو چاہے اصولی ہو یا فروعی ہو تو ہم پاکستان میں کس سے پوچھیں؟ تو حضور تاج الشریعہ کی کرم نوازی دیکھئے فرماتے ہیں کہ مولانا عطاء المصطفیٰ سے پوچھو اور مولانا عبد العزیز حنفی سے پوچھو۔ اسی طرح جب کوئی دعا تعویز کا دریافت کرتا تو فرماتے کہ بس مولوی عطا المصطفیٰ کے پاس جاؤ۔ اور کسی کے پاس نہیں بھیجتے۔ تو یہ حضور تاج الشریعہ کا کرم بہت بڑا ہے۔ الحمد للہ! میں تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر ان کی دعاؤں اور ان کی نظرِ کرم کی وجہ سے چلتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور بھی مضبوطی کے ساتھ اس مسلک پر چلنے کی توفیق دے اور دوسروں کو چلانے کی بھی توفیق دے۔

آپ جب تاج الشریعہ سے اتنی محبت رکھتے ہو تو ان سے جتنے عہد لیے، اور آپ کا ان سے شریعت کا جتنا معاہدہ ہوا اس پر آپ قائم رہو۔ تب تو حضور تاج الشریعہ سے محبت کا اظہار کرنا اچھا لگتا ہے ورنہ خالی محبت کا فائدہ نہیں ہے۔ مرید بننا آسان ہے لیکن ارادت کو سنبھالنا اور باقی رکھنا یہ کوئی آسان کام نہیں۔

حضور تاج الشریعہ شریعت مطہرہ پر کس طرح چلتے تھے۔ کیسے ہی مسائل اور مصائب آجائیں لیکن حضور تاج الشریعہ ہمیشہ اس پر ڈٹے رہتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حمایت فرماتا ہے۔ تو میں خود اندازہ لگاتا ہوں کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر یعنی حضور سید الانبیاء علیہ الصلاۃ والتسلیم کے فرامین پر عمل کرنا مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ ڈٹ کر کام کو اس کے شرعی حکم کے مطابق کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے راستہ کھول دیتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ میں نے بہت مشکلات دیکھیں لیکن میں بھی اسی

طرح کرتا ہوں تو الحمدللہ، اللہ تعالیٰ میرے لیے راستہ آسان فرمادیتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنی بڑائی بیان کررہا ہوں۔آپ کو صرف سمجھا رہا ہوں کہ شریعت مطہرہ پر چلنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کو سمجھائیں کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے۔

تاج الشریعہ سے آپ کو محبت ہے تو علم وفضل کی بنیاد پر، زہد وتقویٰ کی بنیاد پر اور وہ اعلیٰ حضرت کے وہ شہزادے، سچے اور حقیقی جانشین ہیں اس وجہ سے آپ کو محبت ہے تو اس محبت کو آپ ایسے ہی اختیار کریں کہ آپ اپنے عمل سے بتائیں کہ ہم تاج الشریعہ کے سچے مرید ہیں۔ ورنہ صرف خالی محبت کا اظہار ہے۔تو حضور تاج الشریعہ کی روح ہمارے اس کردار سے خوش ہوگی۔ان کا طریقہ اعلیٰ حضرت کا طریقہ ہے۔اعلیٰ حضرت کا طریقہ صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔وہی رسول پاک کا حکم اور ان کے طریقہ پر ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ وار ہورہا ہے اس لیے ہم نے ان سے اپنا رشتہ جوڑا ہوا ہے۔لہذا خالی اگر ہم مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگادیں تو کام پورا نہیں ہوجاتا۔مسلکِ اعلیٰ حضرت پر چلو بھی۔

آپ کسی سے بھی محبت کریں گے تو محبت کی کوئی بنیاد ہوتی ہے۔آپ اگر دینی اعتبار سے کسی سے محبت کرتے ہیں تو علم وفضل کی بنیاد پر، زہد وتقویٰ کی بنیاد پر محبت کرتے ہیں۔تو آپ اس محبت کو آپ کیسے ظاہر کریں گے؟ اس کا اظہار ان کے کردار ان کے طریقہ کو اپنا کر کریں گے۔ پھر تو وہ بھی خوش ہوں گے اور ان کی دعا آپ کے شامل حال ہوگی۔

اس لیے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیے کہ ہم جس کا بھی عرس منائیں تو عرس منانا صرف اس نہج کا نہ ہو کہ ان کے فضائل وکمالات بیان کردیئے تو ہم نے ان کی روح کو خوش کردیا۔نہیں۔ جس کا عرس آپ کررہے ہیں وہ جس سے خوش ہوتا ہے وہ کام کرو۔جس سے وہ ناراض ہے اس کام کو چھوڑ دو۔تو پھر عرس منانے کا فائدہ ہے۔ اگر آپ وہی طریقہ اپنائے رکھیں جس سے وہ ناراض ہیں۔اس سے آپ صرفِ نظر کریں جس سے وہ خوش ہوتے ہیں تو ایسے عرس کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور تاج الشریعہ ہمیشہ اور صرف حضور تاج الشریعہ سے نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سلسلہ وار چلا آرہا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت فرماتے، ان سے دوستی نہیں کرتے۔اس عنوان سے متعلق آیات بہت ساری ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتاوٰی میں ایسی آیات اکیس (۲۱) سے زائد نقل فرمائی ہیں۔سورۃ مجادلہ میں پروردگار عالم فرماتا ہے کہ تم ہرگز نہ پاؤ گے اس قوم کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ محبت کرتے ہوں ان سے جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہوں، اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہوں۔ان سے وہ لوگ نفرت کرتے ہیں، اگرچہ وہ باپ ہو، یا بیٹا ہو، یا بھائی ہو یا کوئی اور فرد ہوں۔ ہمیشہ یہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ ہے۔حضور تاج الشریعہ نے ہمیں یہی درس دیا ہے۔اور ہم کو یہی سکھایا ہے کہ جتنے بددین ہیں، جتنے اللہ اور اس کے رسول سے بغض وعناد رکھنے والے ہیں، ان سب سے دور رہو، ان کو اپنے آپ سے دور کرو اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، نزدیک مت جاؤ۔ کیوں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ ایسا نہ ہوجائے کہ وہ تم کو گمراہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔

اب اگر تم کہو کہ ہم تو کٹر بریلوی ہیں ہم کو کون پھسلا سکتا ہے تو یہ شیطان کا سب سے بڑا وار ہے۔ جو یہ کہے کہ ہم کو کوئی مسلکِ اعلیٰ حضرت سے پھسلا نہیں سکتا ہے، یہ شیطان نے اس پر سب سے پہلا وار کیا اور کامیاب ہوگیا۔

بخاری شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت ابن ملائکہ جو تابعی ہیں کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیس (۳۰) صحابہ کرام کو میں یہ دیکھتا ہوں وہ کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہمارا ایمان جبرائیل اور میکائیل کی طرح ہے۔یعنی جیسے وہ ایمان میں پختہ ہیں تو ہم بھی ایسے ہی ایمان میں پختہ ہیں، ہمیں کوئی نہیں پھسلا سکتا۔کیوں کہ حضرت جبرائیل تو معصوم ہیں، حضرت میکائیل تو معصوم ہیں (ان کو کون پھسلا سکتا ہے) اور ہم معصوم نہیں ہیں۔صحابہ کرام معصوم نہیں ہیں اس لیے وہ اپنے ایمان کو ان ملائکہ کے ایمان سے تشبیہ نہیں دیتے۔

حضرت سیدنا امام محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں۔سنن دارمی شریف میں یہ روایت موجود ہے۔آپ کہیں سفر پر نکلے آپ کے ساتھ چند لوگ بھی تھے۔نماز اور کھانے وغیرہ کے لیے کچھ دور پر پڑاؤ ڈالا۔جب رکے تو ان کے پاس بوریا بستر والے آگئے۔ کہنے لگے ہم آپ کو قرآن شریف کی دو آیات سنانا چاہتے ہیں، آپ سن لیجئے۔حضرت نے فرمایا کہ دفع ہوجاؤ، نہیں سنوں گا۔ کہنے لگے ہم قرآن کی آیتیں ہی تو سنائیں گیا۔فرمایا نہیں، بھاگ جاؤ یہاں سے، میں نہیں سننا چاہتا اور اگر تم یہاں سے نہیں جاتے تو میں جاتا ہوں۔ کہنے لگے نہیں نہیں آپ بیٹھیں ہم جاتے ہیں۔ چلے گئے۔امام کے ساتھی تھے انھوں نے ہمارے لیے سوال کردیا۔امام کے ان ساتھی کو سوال کی ضرورت نہیں تھی۔صحابہ کرام کو ضرورت نہیں تھی وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ تھے ان کو کسی چیز کے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسلک ہیں ان کو اور کہیں جانا ہی نہیں ہے اور کسی سے واسطہ ہی نہیں ہے۔ کیا ان کو پوچھنے کی غرض؟ غرض پوچھنے کی ہم تھے۔ ہمارے لیے انھوں نے پوچھا۔تو اس لیے تابعین نے بھی صحابہ سے ہمارے لیے اور تبع تابعین نے بھی تابعین سے ہمارے لیے پوچھا۔

تو امام ابن سیرین کے ساتھی نے پوچھا کہ ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ وہ قرآن مجید کی آیت سنانا چاہ رہے تھے، سن لیتے تو کیا ہوجاتا، اجر وثواب ہی ملتا۔امام نے فرمایا تم نہیں جانتے یہ بدمذہب لوگ تھے، یہ قرآن مجید کی آیت سناتے اور اس میں تحریف کرکے سناتے اور میرے دل میں اتر جاتی تو میں بددین ہوجاتا۔ایسے امام کو آسان ہے پھسلا دینا؟ لیکن وہ بےفکر نہیں تھے۔یہ بزرگ تمہیں سمجھا رہے ہیں کہ ایمان کی طرف سے تم بے فکر مت رہو۔ ہمیشہ فکرمند رہو۔ اس لیے ان بزرگوں کے طریقے پر چلو۔

رسول پاک نے کیوں فرمایا کہ دور رہو، دور

کرو۔ اسی لیے کہ تم فتنہ میں پڑوگے تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ گمراہ ہوتے دیر نہیں لگتی ہے۔ اور اس دل کی مثال میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دل کی مثال ایسی ہے کہ چٹیل میدان ہو، پرندے کا ایک پر ہو، ہوا کے تھپیڑے آئیں، پر کو اوپر لیجاتے ہیں نیچے لیجاتے ہیں۔ ادھر لیجاتے ہیں، اُدھر لیجاتے ہیں۔ دل کی مثال اس پر کی مانند ہے۔ جیسے یہ اوپر نیچے ہو رہا ہے دائیں بائیں ہو رہا ہے۔ کس کی بات اس میں گھس جائے، کیا پتا۔ اس لیے بد دینوں سے دور رہنے کا حکم ہے۔ تاج الشریعہ اسی لیے فرماتے ہیں:

؎ نبی سے جو ہو بیگانہ اُسے دل سے جدا کر دیں

ایسوں کو جدا کرو، تب تاج الشریعہ والے ہو۔ جدا نہیں کرتے تو پھر خواں مخواں کہتے ہو کہ ہم تاج الشریعہ والے ہیں۔ تو ان (بدمذہبوں) سے بغض رکھو، ان سے ترش روئی سے پیش آؤ۔ کہ آج روک دو گے آج منع کر دو گے کل سے پھر آئے گا ہی نہیں۔

اس لیے آج یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم تاج الشریعہ کے طریقہ پر چلیں گے۔ تاج الشریعہ نے ہمیں جس بات سے منع کیا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا منع کیا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق ہم اپنی زندگی کو ڈھالیں گے۔ یہ عہد کر کے اُٹھیں تا کہ تاج الشریعہ کی روح آج خوش ہو جائے۔ تاج الشریعہ کی نظرِ کرم آپ پر پڑ جائے گی تو بیڑہ پار ہو جائے گا۔ و آخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمین.

# خطبۂ استقبالیہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۳ء

منجانب: حافظ محمد شاکر قادری، صدر تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

پیشکش: حافظ محمد فرحان احمد قادری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ،

الحمد للہ، الحمد للہ رب العالمین. و الصلوة و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علٰی الہ و اصحابہ اجمعین. اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

محترم صدرِ محفل، فقیہِ بے بدل، استاد العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی عطا المصطفیٰ صاحب اعظمی مدظلہ العالی، مولانا یونس شاکر قادری مدظلہ العالی اور دیگر علماء کرام اور حاضرین مجلس میں آپ کو تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کی مجلسِ استقبالیہ کی جانب سے آپ کو اس تقریب میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس تقریب سعید کی دعوت قبول فرمائی اور یہاں تشریف لائے۔

محترم علمائے کرام اور معزز مہمانانِ گرامی!

الحمدللہ، تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کا یہ چوتھا سال ہے۔ ہم سب کے لیے آج ایک اہم دن ہے کہ ہماری برسوں کی آرزو یعنی مدرسۃ الرضا کی نئی تعمیر شدہ عمارت اور اس میں دار العلوم تاج الشریعہ کا باقاعدہ افتتاح آج ہو رہا ہے۔ اہلِ علاقہ جانتے ہیں کہ مدرسہ میں تعلیم قرآن کا سلسلہ کئی سالوں سے جاری ہے۔

الحمدللہ! خواتین میں قرآن پاک کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے، دینی مسائل سکھانے کے لیے مدرسہ میں ایک قاریہ صاحبہ کا بھی تقرر کیا گیا ہے جو ظہر کے بعد خواتین اور بچیوں کو پڑھاتی ہیں۔ اتوار کے دن ظہر کے بعد ایک معلّمہ صاحبہ تشریف لاتی ہیں جو درسِ حدیث اور درسِ قرآن بھی دیتی ہیں اور خواتین کو شرعی مسائل اور عقائد حقہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ میں آپ لوگوں سے التماس کرتا ہوں کہ قرآن وحدیث کے علوم سیکھنے کے لیے آپ خود بھی تشریف لائیں اور خواتین کو بھی بھیجیں تا کہ اس عظیم الشان تعلیم سے ہماری دنیا بھی اچھی ہو جائے اور ہماری آخرت بھی اچھی ہو جائے۔

آج عرس تاج الشریعہ کی یہ تقریب ہم پہلی بار اس مقام پر منعقد کر رہے ہیں۔ اس سے قبل تمام اعراس کا انعقاد جامع مسجد شیریہ، زمان آباد روڈ، لانڈھی نمبر ۴ میں کیا گیا تھا۔ اِس وقت آپ تاج الشریعہ کانفرنس کے خطابات سماعت فرما رہے ہیں۔ ہر سال کی طرح آج کی کانفرنس کے مقررین سے بھی التماس ہے کہ اپنے موضوع پر گفتگو کے ساتھ ساتھ حضور تاج الشریعہ سے متعلق اپنے ذاتی مشاہدات کا اظہار ضرور فرمائیں۔ اس طرح ہم صاحبِ عرس کے احوال محفوظ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

حاضرینِ محفل!

''مجلّہ تاج الشریعہ کانفرنس'' آپ کو پیش کیا جا رہا ہے۔ حسبِ سابق ہم نے گزشتہ سال کی کانفرنس کے تمام خطبات اور تقاریر اِس مجلّہ میں شایع کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش ہے کہ حضور تاج الشریعہ سے متعلق اہم معلومات اور واقعات کو اس مجلّہ میں شایع کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ عرس تاج الشریعہ کے موقع پر سالانہ مجلّہ کی اشاعت اس کمیٹی کی انفرادیت ہے۔

آپ حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس عرس کمیٹی کے پلیٹ فارم سے ہمیں دین کی مزید بہتر سے بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

الحمدللہ، تاج الشریعہ عرس کمیٹی کے کارکنان کی محنت سے عرسِ تاج الشریعہ کا انعقاد آج ممکن ہوا۔ اِس تقریب کے انعقاد پر جو رقم خرچ ہوئی اس کا اکثر حصہ ہمارے اسی علاقہ کے مریدین اور محبین تاج الشریعہ نے فراہم کیا۔ ہم ارکینِ عرس کمیٹی، جملہ معاونین اور اہل محلّہ کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منتظمین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.